سوال

(314)نامرد شوہر کی بیوی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ کہ مسمی شوکت علی ولدتاج دین قوم لوہار سکنہ جانی والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض کرتا ہوں۔

میری بیٹی مسمات شگفتہ بی بی کا نکاح مسمی اقبال عرف لال ولد منظور قوم لوہار چک نمبر 630 جالب کا تحصیل جڑانوالہ فیصل آباد سے عرصہ تقریبا 2 سال قبل کر دیا تھا۔ جب کہ مسمات اپنے خاوند کے ہاں 8 ماہ وقفہ وقفہ سے آباد رہی۔ دوران آبادگی معلوم ہوا کہ خاوند اقبال عرف لال نامرد ہے حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا ہے۔ خاوند نے علاج وغیرہ بہت کر وایا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ مسمات شگفتہ نے اپنے والدین کو بتایا کہ خاوند نامرد ہے جبکہ مسمات شگفتہ بی بی کے باپ نے بھی علاج وغیرہ بہت کروایا مگر لڑکا تندرست نہ ہوا۔ اب مسماۃ مذکورہ کا ایک سال 4 ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے کہ والدین کے ہاں رہ کر گزر اوقات کر رہی ہے مگر خاوند آج تک تندرست نہ ہوا ہے انہوں نے پہلے بھی علاج کروایا ہے مگر وہ علاج کروانے کے باوجود بھی ٹھیک نہیں ہوا ہے مگر مسماۃ کے باپ نے لڑکے کے تایا جان اور چچا جان کو بھی کہا کہ لڑکا نامرد ہے وہ ٹھیک نہیں۔ ہے اب مفتی صاحب سے سوال ہے کہ شرعا میرے لئے کیا حکم ؟ کیا میری بیٹی شرعا نکاح جدید کی حقدار ہے یا نہیں ؟ مجھے شرعا مدلل جواب دیں کذب بیانی ہوگی تو مسائل خود ذمہ دار ہوگا۔ (سائلان : شوکت علی، شگفتہ دختر شوکت علی سکنہ جانی والا۔ ننکانہ ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال، یعنی اگر شوہر مسمی اقبال عرف لال ولد منظور قوم لوہار نامرد ہے اور سال بھر علاج معالجہ کے باوجود اسکی قوت مجامعت بحال نہیں ہوئی تو اسے چاہیے کہ وہ بیوی مسمات شگفتہ بی بی دختر شوکت علی لوہار کو طلاق دے کر اپنے حبالہ عقد سے آزاد کر دے۔ بصورت دیگر مسماۃ مذکورہ کو فیملی کورٹ کے جج عدالت میں مرافعہ کر کے نکاح فسخ کرالے اور حاکم کو نکاح (میاں بیوی میں تفریق) کی ڈگری جاری کرنے کا شرعا حق حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ہے :

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۲۳۱ ... البقرة

''انہیں (بیویوں کو) تکلیف پہنچانے کی غرض سے وزیادتی کے لئے نہ روکو اور جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔،،

جمہور علمائے اسلام نے کہا ہے کہ جب شوہر اپنی منکوحہ بیوی کو واجبی نان ونفقہ دینے سے قاصر ہو تو بیوی کو اس آیت کریمہ کے مطابق فسخ نکاح کا شرعا حق ہے اور نان ونفقہ دنیوی حق ہے اور زنا سے بچنا ضروری ہے۔ کہ وہ اللہ کا حق ہے اس لئے بیوی کو اجازت فسخ نکاح حاصل ہے : قد ذهب جمهور العماء اهل العلم من الصحابة فمن بعد هم إلى أنه يفسخ النكاح

بالعیوب وقد روی عن علی وعمر وابن عباس انھا لا ترد النساء إلا بأربعة عیوب الجنون والجذام والبرص والداء فی الفرج والرجل یشارک المرأة فی الجنون والجذام والبرص تفسخہ المرأة بالجب والعنة (1) نیل الاوطار ج6ص57وفتاوی نذیریہ ج3ص 549

جمہور اہل علم صحابہ کرام اور بعد کے تابعین کا مذہب ہے کہ عیوب کی وجہ سے فسخ نکاح جائز ہے ۔ حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چار عیوب سے عورت کو چھوڑا جا سکتا ہے ۔ا۔ دیوانگی ۔2۔ کوڑھ ۔3۔ پھلبیری اور فرج کی بیماری اور مرد پہلی تینوں میں شریک ہے اور اگر مرد نامرد ہو یا اس کا ذکر کٹا ہوا ہو تو عورت بھی فسخ نکاح کر سکتی ہے ۔

مولانا عبدالحی حنفی ارقام فرماتے ہیں :

عن عمر أنه قضى في العنين أن يوجل سنة أخرجه عبدالرزاق والدار قطنی ومحمد بن الحسن فی کتاب الآثار وفی روایة فلما مضی الأجل خیرها فاختارت نفسها ففرق بینھما ونحوه (2) اخرجہ ابن ابی شیبہ عنه وعبدالرزاق عن علی وابن ابی شیبہ وعبدالرزاق والدارقطنی عن ابن مسعود، باب العنین عمدة الرعایة حاشیہ نمبر2 شرح الوقایہ ج2ص 142.

کہ حضرت عمر نے نامرد کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کو ایک سال کی مہلت دی جائے تاکہ تسلی سے وہ علاج کرو اسکے ،اس کو عبدالرزاق اور دار قطنی نے روایت کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد نے اپنی کتاب الاثار میں روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب سال کی مہلت گزر گئی تو حضرت عمر نے عورت کو اختیار دیت کہ مرضی ہو تو خاوند کے پاس آباد رہ مرضی ہو نہ رہ ۔ تو عورت نے رہنا منظور نہ کیا ۔ لہذا حضرت عمر نے ان کے درمیان جدائی کروا دی ۔اس طرح حضرت عمر سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور عبدالرزاق اور دار قطنی نے عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا ہے ۔اسی طرح امام محمد بن اسماعیل الامیر نے بلوغ لمرام کی شرح سبل السلام میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہی فیصلہ روایت کیا ہے ۔ کہ ایک سال کی مہلت دی جائے ۔ (سبل السلام شرح بلوغ المرام ج3ص138،136) مگر سال کی مہلت کی اس صورت میں ضرورت ہے جب پہلے اس نے اپنا علاج کروایا ہو اگر کوشش سے اپنا علاج پہلے کروا چکا ہے ، جیسا کہ سوال نامہ میں اس کی تصریح موجود ہے اور صحت نہیں ہوئی تو اب اسے مزید مہلت دینا فضول اور بے سود ہے ، لہذا شگفتہ بی بی فورا عدالت مجازسے اپنا نکاح فسخ کروالے یا بذریعہ پنچائت تفریق کرالے اور بعد از عدالت اپنے شرعی ولی کی اجازت سے اپنا نکاح کسی اور مرد سے کرلے ۔ مجاز اتھارٹی کی اجازت اور توثیق بہر حال ضروری ہے مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ دار نہ ہو گا یہ فتویٰ بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص763

محدث فتویٰ